Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا سچا شکر ادا کرنے کی توفیق بھی اللہ ہی سے مانگیں

شکرِ نعمت کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اس کے رستہ میں خرچ کریں، اس کے بندوں پر احسان کریں

اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں
اگر آپ ایسا کریں گے تو اُن پر
بہت بڑا احسان کریں گے

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۳۲
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۱۳ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۲۳ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۲۳ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۱۲

کیسا ہی گندہ معاشرہ ہو جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے

مربیان امام جماعت کے خطبات کا خلاصہ نہ سنائیں بلکہ پورا خطبہ سنائیں اور اگر زبان اور ہو تو اس میں ترجمہ کر کے سنائیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۱ ہجرت ۱۳۷۰ہش (۳۱ مئی ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الناصر پیرا ماریبو سرینام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

موجودہ سلسلۂ خطبات کا پس منظر

"گذشتہ چند جمعوں سے قرآن کریم میں مذکور دُعاؤں کا بیان چل رہا ہے اور میں جماعت کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ سورۂ فاتحہ میں جب ہم یہ دُعا مانگتے ہیں کہ (۔۔) (ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا یا وہ جو گمراہ ہوئے)۔ تو وہ رستہ جو نیک لوگوں کا رستہ ہے، وہ رستہ جس پر وہ لوگ چلے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ اس رستے کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے، اس رستے کے خطرات سے بچنے کے لئے اور اس رستے پر چلتے ہوئے خدا کی رضا پانے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ وہ دعائیں زندگی بھر مانگتے رہیں جو دُعائیں خدا کے وہ پاک بندے مانگا کرتے تھے جن کے متعلق قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ وہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ اللہ نے اُن پر انعام فرمائے تھے تو جن کا رستہ مانگا ہے اُن کی ادائیں بھی تو لینی پڑیں گی، ان کے طریق بھی تو اختیار کرنے پڑیں گے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم رستہ انعام والوں کا مانگیں اور ادائیں ... (جن پر غضب ہوا۔ ان) کی اختیار کر لیں۔ اس لئے سب سے اہم بات جو منعم علیہ گروہ یعنی انعام یافتہ لوگوں کی ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ دُعا کے سہارے گزرتا تھا۔ ہر مشکل کے وقت، ہر آسانی کے وقت، ہر خوشی اور ہر غم میں وہ خدا تعالیٰ سے دُعائیں مانگا کرتے تھے۔

یہ سفر جو میں نے للہ اختیار کیا، اس سفر سے پہلے میں نے بھی وہ دُعائیں کیں جو سفر کے موقع کے مناسبِ حال قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ آج میں آپ سے سرینام کے دارالخلافہ پیرا ماریبو (PARAMARIBO) میں مخاطب ہوں۔

اور بعض باتیں آپ کو دوبارہ سمجھانی پڑ رہی ہیں جو اس سے پہلے میں بیان کر چکا ہوں کیونکہ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جن کو پوری طرح اردو نہیں آتی اگرچہ آہستہ سمجھا کر بات کروں تو اردو سمجھتے ہیں۔ بعض آپ میں سے اچھی بھی جانتے ہیں، بعض ذرا کمزور جانتے ہیں اس لئے میں یہ وضاحت کر رہا ہوں کہ یہ خطبہ جب باہر جائے گا اور دنیا کی اکثر جماعتوں میں پہنچتا ہے تو وہ متعجب ہوں گے کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میں کیوں بار بار وہ باتیں سمجھا رہا ہوں جو وہ سمجھ چکے ہیں تو ان کو علم ہونا چاہئے کہ میں اس وقت یہ خطبہ سرینام کے دارالخلافہ پیرا ماریبو (PARAMARIBO) سے دے رہا ہوں اور وہاں کی جماعت اس وقت میرے سامنے بیٹھی ہے۔ ان میں بچے بھی ہیں، بڑے بھی ہیں اور پردے کے پیچھے خواتین بھی ہیں اور ان کو ان کے فہم اور طاقت کے مطابق بات سمجھا کر آگے چلنا ہو گا تو پس منظر میں نے دوبارہ بتا دیا کہ ہم روزانہ ہر نماز میں انعام یافتہ لوگوں کا رستہ سورۂ فاتحہ کی ہر دُعا میں مانگتے ہیں اور دن رات خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں انعام یافتہ لوگوں کا رستہ دکھا، ان کا رستہ دکھا جن پر تُو نے انعام فرمایا۔ اُن کے رستے سے بچا جن لوگوں کے رستے پر تیرا غضب نازل ہوا تو پھر ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی ادائیں لازماً اختیار کرنی ہوں گی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو دُعائیں وہ کیا کرتے تھے ایسی دُعائیں جو خدا نے قبول فرمالیں، ایسی دُعائیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری لگیں اور اتنی پیاری لگیں کہ اپنے سب سے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو وہ دعائیں الہاماً بتائیں اور وہ دعائیں بھی قرآن کریم میں محفوظ کیں جو خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پہلی یاد سکھائی گئیں اور اس سے پہلے دوسرے انبیاء کو بعض ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں تھیں جو نہیں سکھائی گئیں تو یہ ہمارا سارا خزانہ ہے۔ اس خزانے سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

شکرِ نعمت کے لئے حضرت سلیمانؑ کی دعا

اب میں حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ دعا سورۃ النمل آیت ۲۰ سے لی گئی ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں (-) کہ اے میرے رب (-) مجھے توفیق عطا فرما۔ مجھے اس بات کی طاقت بخش (-) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔

یہ سادہ سی دعا ہے۔ اس کا پہلا حصّہ یہ ہے کہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہم تو ہر چھوٹی سی نعمت ہو یا بڑی نعمت ہو اس پر شکریہ کہہ کر سمجھتے ہیں کہ حق ادا ہو گیا تو پھر حضرت سلیمانؑ کو کیا ضرورت تھی کہ خدا سے شکریے کا طریقہ بھی مانگیں اور توفیق بھی مانگیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ شکریہ ادا کرنا صرف زبان سے شکریہ ادا کرنا نہیں ہوا کرتا۔ کوئی شخص آپ پر اتنا بڑا احسان کرے۔ آپ کا کام کرنے کے لئے اتنی مشکل اُٹھائے۔ کوئی شخص ڈوب رہا ہے۔ اس کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالے اور دریا میں چھلانگ لگا دے اور بڑی مشکل سے ہاتھ پاؤں مار کے خود ڈوبتے اُبھرتے اس شخص کی جان بچالے اور وہ باہر آ کے کہہ دے۔ شکریہ! تو کیا شکریہ ادا ہو جائے گا؟ یہ سوال ہے۔ اس لئے یہ دعا ہمیں سکھا رہی ہے کہ تم یہ بیوقوفی نہ کیا کرو کہ زبانی خدا کو کہہ دیا اچھا شکریہ۔ بہت آپ نے احسان فرمایا۔ بس کافی ہو گئی۔ شکریہ اگر ادا کرنا ہے تو خدا سے اس کی توفیق مانگو۔ توفیق اس چیز کی مانگی جاتی ہے جو مشکل ہو۔ جس کے لئے جان کو جوکھوں میں ڈالنا پڑتا ہو۔ پس انبیاء چونکہ شکریے کا حق ادا کرنا چاہتے تھے، ہر چند کہ اللہ کے شکریہ کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور غالب والی بات ہی درست ہے کہ ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کہ ہم خدا کو زیادہ سے زیادہ جو چیز پیش کر سکتے ہیں اپنی جان دے سکتے ہیں ناں۔ اس سے بڑھ کر ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن جان بھی خدا کو دے دیں تو وہ بھی تو اسی نے دی تھی۔ اسی کی عطاء کو اس کو واپس کریں گے، نئی چیز کیا اپنے پاس سے، گھر سے لائیں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ مصرعہ جو مجھے بہت پیارا لگتا ہے، بار بار میں اسے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کا ایک شعری قلبی مضمون بیان ہوا ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ ؏

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

جو کچھ نعمتیں تُو نے ہمیں بخشی ہیں ان میں سے کچھ بھی ایسی نہیں جو ہم نے خود بنائی ہو، سب تیری عطا ہے۔ اگر تیرے حضور واپس کر دیں تو اس کے نتیجے میں ہم تو تجھے کچھ دینے والے نہیں بنیں گے۔ پس شکریہ ادا کرنا زبان سے اور بات ہے اور دل سے شکریہ ادا کرنا اور بات ہے۔ جب دل سے شکریہ ادا ہو تو پھر انسان کے اندر طلب پیدا ہو جاتی ہے کہ میں شکریے کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں۔ اب دیکھیں کہ اللہ ہمیں جو توفیق بخشتا ہے ہم اس کے حضور چندے دیتے ہیں اور اس معاملے میں ساری دنیا میں سب سے نمایاں جماعت احمدیہ ہے۔ ساری دنیا کے پردے پر تلاش کر کے دیکھ لیجئے آپ کو احمدیہ جماعت سے بڑھ کر خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والی کوئی جماعت نہیں ملے گی۔ بڑے، چھوٹے، جوان، سارے توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ دیتے ہیں لیکن بعض لوگ جو کچھ زیادہ دینے کی توفیق پاتے ہیں ان کے دماغ میں بعض دفعہ یہ کیڑا پڑ جاتا ہے کہ اچھا جماعت تو ہم پر منحصر ہے۔ ہماری قربانیاں ہیں جن کے نتیجے میں جماعت چل رہی ہے اور بعض ایسے لوگوں کا انجام پھر بُرا ہوتا ہے۔ خدا انہیں باہر نکال پھینکتا ہے لیکن وہ لوگ جو عجز کے ساتھ قربانی کرتے ہیں جن کے دل میں شکریہ پیدا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ سب کچھ خدا کی عطاء ہے۔ ہم نے جو کچھ واپس کیا اس کا بہت تھوڑا واپس کیا جو اس نے ہمیں دیا تھا۔ اس لئے ہمارا احسان نہیں ہے۔ خدا کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں دیا اور یہ بھی احسان ہے کہ اس میں سے کچھ

اس کے حضور پیش کیا۔ پس انبیاء اسی لئے شکریے کا حق ادا کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ وہ عارف باللہ ہوتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ خدا کے احسان بہت زیادہ ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ خالی زبان سے (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہنا کافی نہیں ہے۔ بدن کو بھی شکریے کے ساتھ خدا کے حضور جھکنا ہو گا۔ جذبات کو بھی جھکنا ہو گا۔ خدا نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ ہمیں اس کا شکریہ ادا کرنا ہو گا۔ اب اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ہر نعمت کا شکریہ اس کے رنگ میں ادا ہوا کرتا ہے۔ ایک شخص کو اللہ نے علم عطا کیا ہے وہ اپنے علم سے پیسے کما بھی سکتا ہے اور پیسے لگا کر اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچا بھی سکتا ہے۔ علم تو وہی ہے جو خدا نے دیا ہے۔ بعض لوگ اس کو صرف تجارت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعض اس علم کو خدا کی خاطر اس کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ تکلیف بھی اٹھاتے ہیں اور خود اپنی جان پر اُن کو خرچ کرنا پڑتا ہے تو ان دونوں چیزوں میں دیکھیں کتنا فرق ہے۔ پس قرآن کریم نے جو ہمیں سکھایا (-) کہ جو کچھ ہم ان کو عطا کرتے ہیں یا جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے یہ دعا کی تو آپ کی دعا کے پیچھے بہت بڑا مضمون تھا کیونکہ حضرت سلیمانؑ کو خدا نے بہت کچھ دیا تھا۔ اتنی حکمت دی تھی کہ دنیا کے پردے پر کبھی کسی انسان کو اس زمانے میں وہ حکمت نہ ملی اور ساری دنیا میں آپ کی حکمت کی باتیں اس وقت بھی شہرت پا گئیں اور آج تک حضرت سلیمان علیہ السّلام کو عظیم الشان فلسفی، حکیم، ایک دانشور، ایک دانا انسان کے طور پر دنیا جانتی ہے۔ پس حکمتوں کا شکریہ کیسے ادا کریں جب تک حکمتوں کے موتی نہ بکھیریں، جب تک ساری دنیا کو اپنی حکمتوں سے فائدہ پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ پھر بادشاہت وہ عطاء کی جس کی کوئی مثال یہودی تاریخ میں نہیں ملتی، نہ پہلے نہ بعد میں، اس زمانے سے آج تک کبھی کسی کو ایسی شاندار دنیاوی بادشاہت نہیں ملی جیسی خدا کے اس پاک نبی کو دنیاوی بادشاہت ملی اور پھر رُوحانی بادشاہت بھی عطا ہو گئی۔ نبی بنائے گئے، اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے تو یہ ساری باتیں حضرت سلیمانؑ کے ذہن میں تھیں۔ اگرچہ اس سے پہلے آپ کے باپ حضرت داؤدؑ کو بھی نعمتیں ملی تھیں۔ مگر جو شان و شوکت یہود کی سلطنت کو حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں عطا ہوئی ویسی اور کبھی کسی کو عطا نہیں ہوئی۔ اب اس کو دوبارہ پڑھیں تو پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ کیوں عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور گِر گِر کر منّت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اے خدا تیری نعمتیں تو میری حد سے بڑھ گئی ہیں۔ کس طرف دیکھوں جہاں تیری نعمت نہیں کس بات پر غور کروں جہاں مجھے تیرے احسان نہ دکھائی دیتے ہوں۔ پس تو ہی ہے جو مجھے اپنی اس چھوٹی سی زندگی میں اپنے شکریے کا حق ادا کرنے کی توفیق بخش سکتا ہے۔

شکرِ نعمت کی توفیق خدا ہی سے مانگیں

ان باتوں کو سوچتے ہوئے، اس سارے پس منظر کو دماغ میں رکھتے ہوئے اگر ہم میں سے ہر ایک چھوٹا بڑا خدا کی نعمتوں پر غور کرے اور عاجزانہ طور پر یہ عرض کرے کہ اے خدا! جو کچھ تُو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے توفیق بھی دے کہ میں تیرا سچّا شکریہ ادا کروں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اگر کوئی ڈوبتے کو بچاتا ہے اور بعد میں اس شخص کا کوئی بچہ ڈوب رہا ہو یا اس کا کوئی پیارا مشکل میں ہو تو اس کو دیکھ کر وہ شخص جس کو بچایا گیا ہے وہ آنکھیں پھیر کر چلا جائے تو یہ ناشکری ہو گی۔ یہ ظلم ہو گا اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ جب اس کو بچایا گیا تھا تو اس نے بچانے والے کو شکریہ کہہ دیا۔ پس اللہ کو تو ہم ... (اللہ پناہ دے) کسی شکل میں احسان کا بدلہ براہِ راست نہیں دے سکتے۔ وہ تو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا مالک۔ وہ ہمیں زندگی عطا کرنے والا، ہمیں سب نعمتیں عطا کرنے والا، ہم اس کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس کے رستے پر خرچ کریں۔ ان بندوں پر احسان کریں جو خدا کے بندے ہوں اور ہمیں خدا اس احسان کا موقع عطا کرے۔ پس اس دعا نے ہمیں حکمت کی بہت کچھ باتیں سکھائیں۔ اب آپ دیکھ لیجئے خدا کے بہت سے بندے تکلیف میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ کئی قسم کی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں ایک سکول دیکھنے گئے تھے جو ایک ڈچ نیک دل انسان نے قائم کیا تھا اور اب بڑھتے بڑھتے کافی ترقی کر گیا ہے اس میں معذور مجبور بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ جن کو اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ زندگی میں ایک عزت والا مقام حاصل کر سکیں اور کسی کی محتاجی کے بغیر اپنا گذارہ کر سکیں۔ یہ بہت نیکی کا کام ہے جو احمدی ہے اس کے اوپر تو ہر دوسرے سے بڑھ کر یہ فرض ہے کہ وہ خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے ایسے لوگوں پر احسان کرے۔ جب ہم میں سے کسی کے ہاں کوئی معذور بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو ایسا شخص اگر بدقسمت ہو تو بعض دفعہ خدا پر باتیں بنانے لگ جاتا ہے وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ہی ظلم کرنا تھا، اور ساری دنیا رستی بستی ہے اُس کو تو تکلیف نہیں پہنچی اور مجھے خدا نے چن لیا۔ یہ اس کی جہالت ہے جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا نہ دینے پر اتنی تکلیف ہو، اتنا جزع فزع اور خدا پر اتنی باتیں بنانا اور یہ نہ دیکھنا کہ اس نے جو دیا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور مالک ہے اگر وہ وہ بھی واپس لے لے جو دے چکا ہے تو کسی کا کوئی بس نہیں۔

دوسرے ان باتوں پر غور کرنے سے اگر وہ سچے دل سے غور کرتا تو اس کو بہت بڑی حکمت سمجھ آجاتی۔ اللہ تعالیٰ جن کو دیتا ہے اُن کی آزمائش بھی کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ جن کو میں نے عطا کیا ہے وہ میرے شکریے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں۔ خدا تو... (اللہ پناہ دے) لولا لنگڑا نہیں ہو سکتا۔ خدا تو بے نور نہیں ہو سکتا۔ آپ کو آنکھیں عطا ہوئیں تو اگر بے آنکھوں والوں کی خدمت نہ کریں گے تو خدا کا شکریہ کیسے ادا کریں گے۔ اگر ہاتھ پاؤں عطا ہوئے اور دنیا میں اگر کوئی لولا لنگڑا نہ ہو اور اس کی خدمت کا آپ کو موقع نہ ملے تو کیسے خدا کا شکریہ ادا کریں گے۔ پس دنیا میں آزمائشوں کا جو نظام چل رہا ہے، اگر غور کیا جائے تو دراصل ایک ہی رستہ ہے جس رستے سے خدا کے شکر گزار بندے اپنے رب کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو مضمون ہے یہ ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سکھایا ہے۔ آپ نے ہمیں معرفت کی یہ بات سمجھائی ہے کیونکہ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا یہ ایک حدیث قدسی ہے یعنی ایک حقائق کے رنگ میں ایک بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی بندہ پیش ہوگا تو وہ اُسے کہے گا کہ دیکھو میں بھوکا تھا اور بہت تکلیف میں تھا تو نے مجھے روٹی نہ کھلائی اور پھر کہے گا کہ میں بغیر کپڑوں کے تھا، میرے بدن پر گرمی سے بچنے کے لئے اور سردی سے بچنے کے لئے کچھ نہیں تھا تجھے توفیق تھی تو نے میری کچھ خدمت نہ کی تو نے مجھے کپڑے نہ پہنائے۔ میں بے چھت کے تھا۔ میرا کوئی گھر نہیں تھا اور تجھ سے امید تھی کہ تو مجھے گھر دے گا، مجھے آرام پہنچائے گا لیکن تو نے میری کوئی خدمت نہ کی۔ اس طرح خدا باتیں کر رہا ہوگا اور وہ بار بار احتجاج کرے گا کہ اے میرے مالک، اے میرے خدا! تو تو سب کو دینے والا ہے تو نے ہی تو تن ڈھانکے ہیں، تو کب بغیر کپڑے کے تھا۔ تو تو سب کو رزق دینے والا ہے تو کب بھوکا تھا۔ تو اللہ فرمائے گا دیکھ جب میرا بندہ ننگا تھا اور نہ سردی سے بچ سکتا تھا نہ گرمی سے، اُس وقت میں ہی ننگا تھا تو اس وقت میری مدد کر سکتا تھا یعنی میرے بندے کی مدد کر سکتا تھا۔ جب میرا کوئی غریب بندہ بھوکا تھا اور تو کھانا کھلا سکتا تھا مگر نہیں کھلایا تو گویا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔

جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں آپ دیکھ لیں۔ اس کے ساتھ یہ بالکل مطابقت کھا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس تمثیل کے ذریعے ہمیں یہ سمجھاتے ہیں کہ تم اگر خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو تو براہِ راست تو ادا کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے اس کے غریب بندوں پر احسان کرتے ہوئے اس میں سے کچھ اُن کو دو تو اس رنگ میں تم گویا خدا کا شکریہ ادا کر سکتے ہو جتنی زیادہ کسی کو نعمتیں عطا ہوں اتنی ہی زیادہ شکریہ ادا کرنے کی ذمہ داری اس پر بڑھ جاتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ اس کو دعا کرنی پڑے گی اور انبیاء کی دعاؤں نے ہمیں سکھا دیا کہ انبیاء جیسے بڑے مقام پر فائز لوگ بھی اپنی طاقت سے شکریہ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اگر انبیاء کو خود یہ طاقت ہوتی کہ اللہ کا شکریہ ادا کر سکیں تو خدا سے رو رو کر دعائیں مانگنے کی اور گریہ وزاری کی کیا ضرورت تھی کہ اے اللہ! ہمیں شکریہ کا طریقہ سکھا۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء عارف تھے۔ خدا کی حکمت کے راز سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اگر خدا نے توفیق نہ دی تو ہم شکر کا حق بھی ادا نہیں کر سکیں گے۔ پس حضرت سلیمانؑ کے منہ سے یہ دعا بہت زیب دیتی ہے کیونکہ آپ پر خدا کے بے انتہا احسانات تھے۔ پس نہایت عاجزی کے ساتھ جھکتے ہوئے خدا کا خوف کھاتے ہوئے انہوں نے عرض کیا (-) اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما (-) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں (-) اُس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور صرف اسی کا نہیں (-) اور اُس نعمت کا بھی مجھ پر شکریہ واجب ہے جو تو نے میرے والدین پر کی۔ اب یاد رکھیں اس دعا نے ہمیں ایک اور بہت گہرا حکمت کا موتی پکڑا دیا۔ بچوں پر فرض ہے کہ اپنے والدین کا شکریہ بھی ادا کریں۔ اور والدین پر جو خدا نے نعمتیں عطا کیں، والدین کی زندگی تھوڑی ہوئی، اور وہ ان سب نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کر سکے تو یہ اولاد پر قرض ہو گیا اور وہ والدین بھی جو خدا کے نیک بندے تھے اور انہوں نے خدا کا شکر کرتے ہوئے زندگی گزاری ان کی اولاد کو بھی یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم پر ہمارے ماں باپ کا احسان ہے۔ ہم اُس احسان کا صرف اس رنگ میں بدلہ اتار سکتے ہیں کہ جو نیک کام وہ کیا کرتے تھے اُن نیک کاموں کو ہم بھی کریں۔ جو خدا نے اُن پر احسان کئے تھے اُن احسانات کا شکریہ ہم ان کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں، تو کتنا عظیم الشان نبی تھا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کتنی گہری معرفت اور حکمت کی باتیں کرنے والے تھے۔ آپ کی دعائیں بھی گہری حکمت پر مبنی تھیں۔ پس شکریہ اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے والدین کا بھی ادا کرنے کا خیال آ گیا اور کہا (-) اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کروں اور کس طرح شکریہ ادا کروں؟ زبان سے! نہیں نہیں۔ عرض کرتے ہیں (-) ایک ہی طریق ہے تیرا شکریہ ادا کرنے کا کہ نیک اعمال بجا لاؤں، ایسے اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند آجائیں۔

اللہ تعالیٰ نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے

پس شکریہ ادا کرنے کا ایک اور طریق ہمیں سمجھا دیا کہ شکریہ ادا اس لئے کیا جاتا ہے کہ دوسرا خوش ہو اور اللہ تعالیٰ تو زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے۔ پس خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھے ایسے نیک اعمال ادا کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تُو خوش ہو جائے کہ دیکھو میرا بندہ سلیمان کیسے اچھے کام کر رہا ہے۔ کیسے نیک کاموں میں مصروف ہے۔ اور مجھے خوش کرنا چاہتا ہے حضرت سلیمانؑ عرض کرتے ہیں کہ اس رنگ میں تو مجھے دیکھے کہ تیری رضا کی نظریں مجھ پر پڑ رہی ہوں۔ آپ کا کوئی بچہ آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہو اور آپ کی مرضی کا کام کرے اور پھر بار بار دیکھے کہ آپ خوش ہوئے ہیں کہ نہیں اور آپ کے چہرے پر مسرت کے آثار دیکھے، خوشی کے آثار دیکھے، مسکراہٹ دیکھے، آنکھوں میں پیار دیکھے تو اس کو کیسا مزہ آئے گا۔ پس حضرت سلیمانؑ یہی عرض کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے خدا توفیق بخش کہ میں نیک کام کروں اور ایسے کام جن کو تُو پسند کرتا ہو اور تیرے پیار کی نگاہیں مجھ پر پڑ رہی ہوں۔ اور پھر میں کہوں کہ ہاں اب میں نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ جس طرح تُو نے مجھے راضی کیا میں نے بھی تجھے راضی کر دیا (-) اور مجھے اپنی خاص رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما لے، ایسے بندوں میں جن کے متعلق تو یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ صالح زندگی گزارنے والے تھے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں اور قرآن کریم سے بھی یہی ثابت ہے کہ نبی سب سے اونچی نعمت، اس کے بعد صدیق، اس کے بعد شہید، اس کے بعد صالح، اور وہ سمجھتے ہیں صالح سب سے ادنیٰ درجہ ہے اس لئے نبیوں سے نیچے کا مقام ہے۔ لیکن یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطلب نہیں ہے کہ نبی صالح نہیں ہوتا۔ یا نبی شہید نہیں ہوتا، یا نبی صدیق نہیں ہوتا، بلکہ نبی کے اندر بیک وقت یہ سارے عہدے شامل ہوتے ہیں۔ یہ سارے مرتبے اس کو اکٹھے نصیب ہوتے ہیں۔ جو صرف صالح ہو وہ اُوپر کا درجہ نہیں رکھتا لیکن جو اُوپر کا درجہ رکھتا ہو یعنی شہید ہو، وہ صالح بھی ہوتا ہے۔

پس انبیاء جانتے ہیں کہ انہیں ہمیشہ صالح رہنا پڑے گا اور اس لئے وہ عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور یہ دُعا کرتے رہتے ہیں کہ ہم تیری نظر میں صالح رہیں اور ایسے اعمال نہ ہم سے سرزد ہوں کہ تیرے ہاں ہم غیر صالح لکھے جائیں۔

حضرت سلیمانؑ پر یہود اور بائبل کا ظلم

حضرت سلیمانؑ ایک ایسے نبی ہیں جن پر یہود نے یعنی اس قوم نے جس پر حضرت سلیمانؑ کے سب سے زیادہ احسان ہیں سب سے زیادہ ظلم کئے ہیں۔ آج تک کسی احسان مند نے اپنے محسن کے خلاف ایسی ناشکری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جتنا یہود قوم نے حضرت سلیمانؑ کے متعلق ناشکری کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ بائیبل میں یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ نہ صرف یہ کہ حضرت سلیمانؑ کو نبی تسلیم نہیں کیا جاتا اور صرف بادشاہ مانا جاتا ہے بلکہ ایسے گندے کردار کا بادشاہ مانا جاتا ہے کہ اس کو پڑھ کر آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر (اللہ تعالیٰ پناہ دے) یہ خدا کا شکر گزار بندہ ہے تو پھر دُنیا سے امن وامان اُٹھ جائے۔ دُنیا میں کوئی نیکی باقی نہ رہے۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اُس نے بائیبل کے گذشتہ انبیاء کے تقدس کو دُنیا کے سامنے دوبارہ قائم کیا ہے۔ یہ قرآنِ کریم کا احسان ہے کہ اُس نے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو ایسے پاک باز خدا ترس بزرگ انسانوں کے طور پر پیش کیا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ ترین نعمت عطا فرمائی ورنہ بائیبل کی رُو سے اور یہود کے قصّوں کی رُو سے تو حضرت سلیمانؑ ایک نہایت ہی خوفناک قسم کے بدکردار انسان (اللہ تعالیٰ پناہ دے) بنتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عیسائی عام طور پر قرآن کریم پر جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے تو بائیبل کی نقل اتاری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی جو پُرانی بائیبل کی باتیں ہیں وہ آپؐ نے یہودیوں اور عیسائیوں سے سُنی ہیں اور انہی قصّوں کو قرآنِ کریم میں لے لیا ہے۔ اگر یہ بات دُرست ہوتی تو قرآن کریم میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا ذکر نبی کے طور پر نہ ملتا۔ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا ذکر اتنے پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ نہ ملتا۔ ایسے مقدّس اور بزرگ انسانوں کے طور پر نہ ملتا۔ بلکہ بائیبل کی نقل ماری ہوتی تو قرآن کریم ان کے ذکر سے بھی گھن کرتا، اور کتنا دیکھو (اللہ تعالیٰ پناہ دے) کیسے گندے لوگ تھے۔

پس قرآنِ کریم نے حضرت سلیمانؑ کو جو ہمارے سامنے پیش کیا ہے تو ایک بہت ہی عظیم الشّان اور بزرگ نبی کے طور پر پیش کیا ہے۔ جو احسان مند اور ہر لمحہ خدا کا شکریہ ادا کرنے والا تھا۔ اور بنی نوع انسان کو ان نعمتوں سے حصّہ دینے والا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی تھیں۔ اس کے مقابل پہ آپ جب بائیبل پر غور کرتے ہیں اور بائیبل کے جو محققین ہیں اُن کی رائے دیکھتے ہیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ کس طرح بعض قومیں ظالم ہو کر اپنے پاک انبیاء پر کیسے کیسے بہتان تراشنے لگتی ہیں۔ ایک یہودی تاریخ کا مصنف حضرت سلیمانؑ کے متعلق لکھتا ہے کہ یہود حضرت سلیمانؑ کی بادشاہت سے سخت بیزار تھے۔ کیونکہ وہ نہایت گندے کردار کے انسان تھے، نہ صرف گندے کردار کے بلکہ مشرک تھے اور خدا کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہد کو توڑ بیٹھے تھے اور غیر قوموں کی عورتوں کو بیاہ کر کے لاتے تھے اور پھر ان کے معبودوں کی پرستش کرنے لگ جاتے تھے۔ یہ جو کچھ لکھا ہے، یہ بائیبل کی نقل کی ہے۔ بائیبل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن آخر پہ وہ لکھتا ہے کہ ہاں ایک بات ہے کہ وہ عقل مند ضرور تھے۔ لیکن اس عقل کا کیا فائدہ جو ان کے کام نہ آسکے۔

چنانچہ وہ کہتا ہے یہود میں یہ حکایت مشہور تھی اور یہ بات بار بار کہی جاتی تھی کہ:-

SOLOMAN WAS THE WISEST MAN ON EARTH YET SEE HOW FOOLISHLY HE LIVED.

کہ سلیمانؑ دُنیا کا سب سے زیادہ عقل والا انسان تھا لیکن دیکھو وہ خود کتنی بے وقوفی کی زندگی گزار کر چلا گیا۔ تو ایسی ظالم قوم ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے اُوپر ایسے ایسے بہتان باندھے ہیں جو ایک عام انسان پر بھی باندھتے ہوئے خدا کا خوف کھانا چاہیئے اور آپ کے کردار کو ہر طرح سے داغدار بنانے کی کوشش کی ہے۔

حضرت سلیمانؑ کے دَور میں عظیم الشّان مذہبی آزادی

میں نے اس پر تحقیق کی، غور کیا، کچھ بائیبل کے متعلقہ حصّوں کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ راز سمجھ آیا ہے کہ کیوں انہوں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام غیر معمولی انصاف کرنے والے انسان تھے۔ ایسا منصف نبی اور بادشاہ یہود کی تاریخ میں آپ کو شاید ہی کوئی اور دکھائی دے، بلکہ بے مثل ہیں اس معاملہ میں چنانچہ آپ نے غیر قوموں کو یہ حق عطا کیا کہ مذہبی اختلاف رکھتے ہوئے اپنے خدا کی اس طرح ہی پرستش کریں جس طرح یہود کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے خدا کی پرستش کریں یعنی جس کو خدا سمجھتے ہیں اس کی پرستش کریں۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں اُن غیر قوموں کو مذہبی آزادی کا حق ملا ہے جو اس سے پہلے اُس حق سے محروم تھیں۔ اور بہت وسیع حکومت تھی آپ کی، وہاں حقیقت میں اکثریت تو غیر قوموں کی تھی اور اسرائیل کو خدا نے اگرچہ بادشاہت عطا کی تھی مگر اسرائیلی ایک اقلیت میں تھے، MINORITY میں تھے تو کتنا ظلم ہوتا کہ ایک اقلیت کے مذہب کو تو کھلی چھٹی ہوتی کہ جو چاہے کرے لیکن ملک کی اکثریت کو اس خدا کی پرستش کا حق نہ ہوتا جس کو وہ خدا سمجھ رہے ہیں تو حضرت سلیمانؑ کا انصاف تھا جو یہودیوں کو چُبھتا تھا اور تکلیف دیتا تھا۔

حضرت سلیمانؑ وہ نبی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے تصوّر کو یہود تک محدود نہیں رہنے دیا اور تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا کے تصوّر کو عام کر کے پیش کیا جس طرح کہ ہم سورۂ فاتحہ میں (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) پڑھتے ہیں۔ اگر آپ سلاطین نمبر۱ باب ۸ کا مطالعہ کریں۔ (جس کو انگریزی میں — KINGS.1 کہا جاتا ہے یعنی سلاطین) تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت سلیمانؑ نے جب ہیکلِ سلیمانی تعمیر فرمایا اور اس کی تکمیل کی آخری تقریبات ہو رہی تھیں اور جشن منایا جا رہا تھا تو اس وقت آپ نے ایک عظیم الشّان تقریر ہیکلِ سلیمانی کے مقاصد کے اُوپر کی اور وہ تقریر اپنے مضمون کے لحاظ سے اس سے ملتی جُلتی ہے جو خانہ کعبہ کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کی۔ اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر یعنی ان کی دُعائیں بہت جامع مانع ہیں۔ اور اس سلسلے میں آپ کے ملفوظات بہت جامع مانع ہیں لیکن حضرت سلیمانؑ کی اس تقریر میں اس کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ یہود کے ایک نبی کے لئے کیسی عجیب بات ہے کہ وہ وہاں اعلان کر رہے ہیں کہ اے خدا! یہ ہیکل سلیمانی صرف یہود کے لئے محدود نہ رہے۔ اے خدا! اس ہیکل میں جو دُعائیں مانگی جائیں وہ اس صورت میں بھی قبول فرما کہ یہود وہ دُعائیں مانگ رہے ہوں، اسرائیلی وہ دُعائیں مانگ رہے ہوں اور اس صورت میں بھی قبول فرما کہ دُنیا کے دُور کے کناروں سے آنے والے وہ لوگ جن کا ہمارے مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے وہ بھی یہاں آکر دُعائیں مانگیں تو تو اُن کو بھی قبول فرما لے۔ حضرت سلیمان یہ کہتے ہیں کہ

وہ خدا جو اسرائیل کا خدا ہے وہی کُل عالم کا خدا ہے

گویا وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہی خدا ہے جو صرف اس عالم کا نہیں بلکہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ دیکھیں سورۂ فاتحہ کے مضمون کا ایک حصّہ حضرت سلیمانؑ کو بھی عطا ہوا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رب ہے) کا گویا یہ ترجمہ ہے۔ کہتے ہیں تمام جہانوں کا وہ رب ہے۔ وہ یہود کے لئے کس طرح محدود ہو جائے گا۔ پس وہ خدا سے دعائیں کرتے چلے جا رہے ہیں اور سارے یہود، بڑے بڑے بزرگ، نیک بد، چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہوئے ہوئے تھے اور سارے ان کے ساتھ آمین کہتے تھے اور اس دعا میں شامل تھے کہ اے خدا تو اس گھر کو عام کر دے۔ اس کے فیض کو عام کر دے سارے بنی نوع انسان جو بھی یہاں حاضر ہوں وہ تیری رحمتوں کا فیض پائیں اور واپس جا کر اپنی اپنی قوموں میں اعلان کریں کہ ہم نے ایک ایسے خدا کے گھر کا پتہ پایا ہے جس کا فیض ساری دنیا پر عام ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے تو یہ حضرت سلیمانؑ کی پیاری باتیں تھیں جو یہودی علماء کو تکلیف دیتی تھیں۔ وہ متعصب علماء جنہوں نے خدا کو اپنے گھر کی ملکیت بنا لیا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ نیکی سوائے اسرائیل کے باہر ہو ہی نہیں سکتی وہ کس طرح حضرت سلیمانؑ کو برداشت کرتے۔

پھر حضرت سلیمانؑ کی ایک اور چیز جو یہود کو تکلیف دیتی تھی وہ بھی انصاف کا ایک اور پہلو ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے بہت عظیم الشان تعمیرات کرائیں۔ آپ کو علم ہے کہ آپ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ آپ کو خدا نے ہواؤں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی اور وہ سفر جو آپ سے پہلے ایک مہینے کی مشقت سے کیا جاتا تھا وہ صبح اور شام میں طے ہو جایا کرتا تھا تو حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علم عطا کیا۔ بہت ہی عظیم الشان ایجادات کی توفیق بخشی اور بہت سی اصلاحات کی توفیق بخشی۔ اس ضمن میں قوم کی تعمیر کا جو پروگرام تھا اس میں آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ ساری آبادی جو بالغ مرد ہیں، جن میں کام کرنے کی طاقت ہے وہ بلا امتیاز اپنے وقت کا تیسرا حصہ الٰہی کاموں پر یا قومی کاموں پر خرچ کرے۔ گویا کہ ایک قسم کا قومی وقف کا اعلان تھا اور تیسرے حصہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو روایت یا رسم ہمارے ہاں چلی آتی ہے کہ تیسرے حصے سے زیادہ خدا کو نہیں دینا۔ یعنی خدا خود پسند نہیں فرماتا کہ تم اپنے بال بچوں کا حق مار لو بلکہ یہ اجازت دیتا ہے کہ تیسرے حصے تک اپنے مال کو خدا کی راہ میں قربان کرو۔ تو یہ رسم کوئی نئی نہیں، بہت پرانی چلی آ رہی ہے۔ حضرت سلیمان کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت کی بات سمجھائی کہ اس طرح خدمتیں لو کہ جن لوگوں کو خدمت پر مقرر کرو۔ ان کے وقت کے تین حصوں میں سے دو حصے ان کے ہوں گے اور ایک حصہ قوم کا ہو گا۔ حضرت سلیمانؑ سے پہلے یہ رواج تھا کہ یہود کو اس خدمت سے مستثنیٰ سمجھا جاتا تھا وہ سمجھتے تھے کہ ہم حاکم قوم ہیں۔ جس طرح ڈچ یہاں حکومت کرتے تھے تو خود ویسے محنت کے کام نہیں کرتے تھے۔ جیسے آپ لوگوں سے لیتے تھے یا افریقہ کے ان لوگوں سے لیتے تھے جن کو وہ پکڑ کر یہاں لائے تھے۔ وہ آپ بادشاہ بن کر پھرتے تھے۔ انگریز یہی سلوک ہندوستانیوں سے کیا کرتے تھے، افریقنوں سے کیا کرتے تھے تو ابتداءً یہی رواج چلا آ رہا تھا کہ یہود چونکہ ایک فاتح قوم ہے اس لئے یہود خود محنت کے کام نہیں کریں گے اور جو قومیں مغلوب ہو چکی ہیں صرف اُن سے اُن کے وقت کا ۱/۳ حصہ لیا جائے گا لیکن حضرت سلیمانؑ کا یہ عظیم الشان انصاف ہے کہ آپ نے پہلی مرتبہ اس قانون کو تبدیل کیا اور کہا کہ یہود بھی اسی طرح وقت پیش کریں گے جس طرح غیر قومیں پیش کریں گی اور اس ملک میں اپنے اور غیر کا کوئی فرق نہیں رہے گا۔ انصاف چلے گا اور کامل انصاف چلے گا۔ کتنا عظیم الشان نبی تھا۔ کیسے انقلابی فیصلے کرنے والا تھا۔ ایسا محسنِ اعظم! اور اس کا بدلہ یہود نے اس ناپاک طریق پر دیا کہ ان باتوں سے چڑ کر آپ پر گندے حملے کئے۔ آپ نے کیونکہ غیروں کو عبادت کا حق دے دیا اس لئے یہ کہنے لگ گئے کہ یہ مشرک تھا اور یہ خود غیر قوموں کی عبادت کیا کرتا تھا۔ وجہ یہ بیان کی کہ بے شمار غیر قوموں کی عورتوں سے اس نے بیاہ کئے اور بیان یہ کیا جاتا ہے کہ ۷۰۰ بیویاں کیں۔ اور وہ بھی کافی نہ سمجھیں، اس کے علاوہ ۳۰۰ لونڈیاں بھی گھر میں رکھ لیں تو گویا ایک ہزار بیویاں حضرت سلیمانؑ کی بیان کی جا رہی ہیں حالانکہ یہ ایک ایسی جاہلانہ بات ہے جسے انسان قبول ہی نہیں کر سکتا۔ نہایت ناپاک قصے بنا بنا کر اُن کی طرف منسوب کئے اور پھر یہ کہا کہ یہ ساری بیویاں غیر قوموں کی تھیں یا بھاری اکثریت ان کی تھی۔ اس لئے ان بیویوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے خداؤں کی عبادت کرنے لگ گیا اور اُن کے حضور سجدے کرنے لگ گیا اور ان کے معبد بنانے لگ گیا تو قومیں جب وقت کے نبی کی مخالفت کرتی ہیں تو اس طرح ان پر ناپاک حملے کرتی ہیں۔ (۔) ہم اس تاریخ کو اپنی آنکھوں کے سامنے بنتا دیکھ رہے ہیں جس تاریخ کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ ہے اور جس کے تفصیلی تذکرے ہمیں بائیبل میں ملتے ہیں۔ پس حضرت سلیمانؑ کی اس ایک دعا پر ہی آپ غور کر کے دیکھ لیں آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ مؤحد ہی نہیں بلکہ ایک بہت پائے کے عارف باللہ مؤحد تھے۔ آپ کو شرک سے دُور کا بھی علاقہ نہیں تھا۔ آپ احسان فراموش نہیں تھے بلکہ احسان کو بے انتہاء محسوس کرنے والے تھے اور خود لوگوں کے محسن تھے اور اس کے باوجود عجز اتنا تھا کہ سمجھتے تھے کہ میں احسان کا حق ادا نہیں کر سکا اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ پوچھتے تھے کہ مجھے شکریہ ادا کرنے کی راہیں سکھلا۔

ساری جماعت پر خطبات کا نیک اثر

پس آج کے اس خطبہ میں چونکہ آج دیر ہو چکی ہے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور آئندہ (اللہ نے چاہا تو) باقی دعاؤں کا تذکرہ جس ملک میں بھی وہ خطبہ ہو گا وہاں سے پیش کروں گا۔ آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ (امام جماعت) کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہِ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور اُمتِ واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر (امام جماعت) کی نصیحتوں کو براہِ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پہ ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہو گا۔ ان کے حلیے لمبے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہو گا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے اور قرآن کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔

سرینام میں تربیت کے خطرات

آپ کے ہاں سرینام میں مجھے تربیت کے لحاظ سے بہت سے خطرات دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں افریقن مزاج جو ناچ گانے اور کھلے معاشقے اور شراب نوشی کا مزاج ہے، کثرت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور یہ معاشرہ غالب آ رہا ہے۔ یہاں بے پردگی صرف بے پردگی نہیں بلکہ اس سے زیادہ بے حیائی میں بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ یہاں فیشن ایسے ہیں جو کھلم کھلا عورت کی ایسی نمائش کرنے والے ہیں جن سے انسان کی طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے اور طبیعت میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پر رہتے ہوئے احمدی ماں باپ کو اپنی بچیوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اپنی نوجوان نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے اور ایسے آزاد معاشرے میں جب تک شروع سے ان کی صحیح تربیت نہیں کریں گے اس وقت تک ان کے اخلاق کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ کچھ دیر تک یہ آپ کے بچے رہیں گے پھر یہ معاشرے کے بچے بن جائیں گے۔ پھر یہ اس قوم کے بچے ہو جائیں گے۔ آپ کا سرمایہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ جبکہ یہ وہ دولت ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دُنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سُنیں اور اپنے بچّوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے اخلاقِ حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو (۔) ان خطبات کے وسیلے سے (اللہ نے چاہا تو) ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو پھر دُنیا والے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

سربنام کی تاریخ کا پہلا واقعہ

پس اس سے فائدہ اٹھائیں اور آج خدا نے آپ کو توفیق بخشی ہے کہ سربنام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی بندے کا (جانشین) براہِ راست آج آپ سے جُمعہ کے دن مخاطب ہے اور یہ جو تاریخی واقعہ ہے یہ ایک ہی دفعہ ہونا تھا اور ایک ہی دفعہ ہو چکا۔ اب یہ دہرایا نہیں جا سکتا۔ (ائمہ۔ اللہ نے چاہا تو) آئندہ بھی آئیں گے۔ تقریریں بھی کریں گے۔ خطبے بھی دیں گے مگر پہلی دفعہ پہلی دفعہ ہی رہنی ہے۔ دہرانے سے وہ دوسری پہلی مرتبہ تو نہیں ہو سکتی تو آپ خوش نصیب ہیں کہ اس تاریخی موقع کے گواہ بن گئے ہیں اس کا شکر ادا کرنا بھی تو ضروری ہے۔ پس حضرت سلیمان کی طرح خدا سے دُعا مانگیں اور اس بات کا شکر آپ اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اپنی اولاد کو خطبات سُنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں، خلاصوں پر راضی نہ ہوں۔ عام طور پہ یہ رواج مربّیوں (مربیان) میں دیکھا جاتا ہے کہ محنت سے جی چراتے ہوئے بجائے اس کے کہ وہ سارے خطبہ کا ترجمہ کرکے پیش کریں، اپنی طرف سے وہ اپنے کام کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور اردو میں ایک محاورہ ہے ٹرخانا تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جماعت کو بھی ٹرخا دیا۔ (امام جماعت) کو بھی ٹرخا دیا اور یہ لکھ دیا کہ ہم نے آپ کے خطبہ کا مضمون عمدگی سے پیش کر دیا۔ یہ کافی نہیں ہے۔ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے بات کرنے کا اپنا ایک طریق سکھایا ہے۔ ہر شخص خواہ وہ وہی مضمون بیان کر رہا ہو الگ اثر رکھتا ہے۔ اس لئے اصل طریق یہ ہے کہ اگر آپ میں سے کسی کو اردو سمجھ نہ آئے تو مربیٔ سلسلہ پورے خُطبہ کا ترجمہ اس زبان میں کرے جو زبان آپ کو سمجھ آتی ہے اور وہ ایک ہفتے کے اندر اندر باآسانی ایسا کر سکتا ہے۔ جہاں تک انگریزی، فرنچ، جرمن کا تعلق ہے اس کا پہلے ہی انتظام ہے۔ دُنیا کی بہت تھوڑی جگہیں ایسی ہیں جہاں یہ زبانیں نہ سمجھ آ رہی ہوں۔ ہاں عربی کا بھی انتظام ہے تو عربی، انگریزی، جرمن، فرنچ، (اردو تو ہے ہی) ان سب میں پہلے سے انتظام ہے۔ صرف وہاں مربیوں کو یا آپ کو محنت کرنی پڑے گی جہاں چند علاقوں میں یہ زبانیں نہیں سمجھی جاتیں تو اس پہ توجہ کریں اور اس رنگ میں آپ شکریہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ان پہ بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ کی جماعت کو بہت ترقی دے۔ میں نے یہاں آکر دیکھا ہے کہ سربنام کی جماعت میں اللہ کے فضل سے بہت اخلاص کا مادہ ہے۔ یہاں اخلاص کی کان ہے۔ لیکن اگر کانوں کو کھودا نہ جائے اُن سے قیمتی جواہر نکالے نہ جائیں تو کیا فائدہ؟ وہ مٹی میں ملی رہتی ہیں۔ آپ لوگوں کے اندر خدا نے اخلاص کا وہ مادہ عطا کیا ہے کہ اگر (۔) مربی اور آپ کے عہدیدار اس اخلاص کی کان سے فائدہ اٹھائیں اور ان جواہر کو باہر نکالیں تو آپ کے فیض سے سارا علاقہ اللہ کے فضل کے ساتھ (۔) احمدیت کے نُور سے بھر سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

خیالات کا تبادلہ بڑی بابرکت چیز ہے اگر ہماری جماعت التزام کے ساتھ دوسروں کے خیالات کو سنے ان کے لٹریچر کو پڑھے اور ان کے دلائل کو معلوم کرکے انکے جوابات کو جماعت کے ہر فرد کے ذہن میں اچھی طرح راسخ کر دے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کا ہر فرد ایمانی لحاظ سے اتنا مضبوط ہو جائے کہ کوئی شخص اسے ورغلا نہ سکے۔ اگر خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق تمہیں کوئی دھوکا دینا چاہے گا تو وہ فوراً ہوشیار ہو جائے گا۔ اور کہے گا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ تم اعتراض کرنا چاہتے ہو۔ تم بے شک اعتراض کرو مگر مجھے ان کے جوابات بھی معلوم ہیں اور ان جوابات کے مقابلہ میں تمہارے اعتراضات کوئی حقیقت نہیں رکھتے اسی طرح خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی صفات کے متعلق کوئی اعتراض کرے گا تو وہ گھبرائے گا نہیں بلکہ ان کا جواب دینے کے لئے فوراً تیار ہو جائے گا۔ (۔۔۔۔) اور جماعت احمدیہ کی حقانیت کے متعلق جب بھی اس کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کرے گا وہ عمدگی کے ساتھ اس کے وساوس کا ازالہ کر دے گا۔ اور اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ادھر ادھر نہیں ہو گا۔ یہ وہ مقام ہے جس پر اگر ہم اپنی جماعت کو کھڑا کر دیں تو ہم اس سے حقیقی نیکی کرنے والے ہوں گے۔ یہ کوئی نیکی نہیں کہ ہم پچاس یا ساٹھ یا سو آدمیوں کو دوسروں سے چھپا کر خدا تعالےٰ کے پاس لے جائیں۔ کیونکہ خدا چوروں کی طرح دوسروں کی نظر سے چھپ چھپ کر آنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ ان کو پسند کرتا ہے جو دھڑلے سے سب کے سامنے آئیں اور علی الاعلان آئیں اگر تم خدا کے پاس ایک بھی ایسا شخص لے کر حاضر ہوتے ہو جسے دنیا کا کوئی آدمی گمراہ نہیں کر سکتا تو خدا بہت زیادہ خوش ہو گا بہ نسبت اس کے کہ تم سو یا ہزار ایسے آدمی اس کے سامنے پیش کرو جنہیں دوسروں کے عقائد سے بے خبر رکھا گیا ہو اور جنہیں چوری چھپے اپنے مذہب میں شامل کر لیا گیا ہو۔ خدا تعالےٰ تعداد کی زیادتی کو دیکھ کر خوش نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ میں ان سو یا ہزار افراد کو کیا کروں۔ ان میں سے تو ہر شخص آسانی سے دوسرے کا شکار ہو سکتا ہے۔ اور ضلالت کے گڑھے میں گر سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ خدا کے حضور وہی مقبول ہوتے ہیں جن کا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہو اور جو دوسرے کے ہر اعتراض کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔

خواتین کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت فضل عمر اللہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا دنیا میں جن چیزوں کو تم نشان سمجھتی ہو وہ نشان نہیں بلکہ نشان مٹانے والے ہیں۔ ایک ہی چیز ہے جو باقی رہنے والی ہے اور وہ ہے وہ کام جو خدا کے لئے کرو گی۔ باقی رہے گا۔ آج ابوہریرہؓ کی اولاد کہاں ہے۔ مکان کہاں ہے۔ لیکن ہم جنہوں نے نہ ان کی اولاد دیکھی نہ مکان دیکھے نہ جائیداد دیکھی۔ ہم جب ان کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ چند دن ہوئے ایک عرب آیا اس نے کہا کہ میں بلالؓ کی اولاد میں سے ہوں۔ اس نے معلوم نہیں سچ کہا یا جھوٹ۔ مگر میرا دل اسوقت چاہتا تھا کہ میں اسے چمٹ جاؤں کہ یہ اس شخص کی اولاد میں سے ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی۔ آج بلال کی اولاد کہاں ہے۔ اس کا مکان کہاں ہے۔ اسکی جائیداد کہاں ہے مگر جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی۔ وہ اب تک باقی ہے اور باقی رہے گی۔ سب چیزیں فنا ہو جاتی ہیں۔ لیکن انسان کا عمل فنا نہیں ہوتا۔ اور تم اس طرف توجہ نہیں دیتی ہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شخص کا پرندہ ہم نے اسکی گردن پر باندھ رکھا ہے۔ اور وہ پرندہ کیا ہے۔ اس کا عمل اگر وہ نیک ہو گا تو اس کا پرندہ بھی نیک ہو گا۔ اگر وہ بد ہو گا۔ تو وہ بھی بد۔ پس عملی زندگی میں اصلاح کی کوشش کرو۔

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:۔

"وہ انسان جو اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا اور سلسلہ کے کام میں تعاون نہیں کرتا وہ اس خطرہ میں ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

"خاموش مجاہد" کا ایک اقتباس

اس اقتباس کی اشاعت کی طرف مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد نے توجہ دلائی ہے۔ (ادارہ)

بریگیڈیئر یوسف کی کتاب "خاموش مجاہد" کا ایک اور اقتباس اس قابل ہے کہ یہاں نقل کیا جائے کہ اس سے بعض شخصیات کی سوچ اور ترجیحات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے مصنف لکھتے ہیں۔

"بہت سے لوگ ضیاء کو ایک مذہبی انتہا پسند خیال کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک دین دار مسلمان تھے لیکن وہ بنیادی طور پر ایک سیاست دان تھے یہ حقیقت ہے کہ ضیاء کے بغیر افغان جہاد کو کامیابی سے جاری رکھنا ناممکن تھا لیکن وہ ایک سیاست دان کی حیثیت سے اپنے ہر اقدام میں اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کی حکمت عملی میں اپنی ذات ہمیشہ بنیادی مقام رکھتی تھی اور اگر وہ یہ محسوس کرتے کہ مجاہدین کا کوئی لیڈر ان کے لئے مشکلات پیدا کر رہا ہے تو وہ فوراً مداخلت کرتے اور ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ گل بدین ایک کٹر مذہبی بنیاد پرست افغان لیڈر تھا جب گل بدین نے اقوام متحدہ کے دورے میں امریکی صدر ریگن سے ملنے سے انکار کر دیا تو اسے امریکیوں کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ شخص کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ صدر ضیاء کو بھی حکمت یار کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا۔ اور وہ شجر ممنوعہ قرار پایا۔ کم از کم دو بار میری موجودگی میں صدر ضیاء نے جنرل اختر سے کہا کہ حکمت یار کو سختی سے تنبیہ کر دو اور اسے صاف صاف بتا دو کہ پاکستان نے افغان لیڈر بنایا ہے اور اگر اس نے اپنا رویہ نہ بدلا تو پاکستان اسے سبق بھی سکھا سکتا ہے۔ اختر نے بڑی نرمی سے یہ پیغام پہنچا تو دیا لیکن اس کا رتی برابر بھی اثر نہ ہوا۔ گل بدین ایک بار جو فیصلہ کر لیتا کوئی طاقت اسے بدل نہیں سکتی تھی میرے خیال میں وہ طبعاً ایک عام افغان سے دوگنا زیادہ سرکش تھا"

بریگیڈیئر یوسف افغان مزاحمت کے اہم ترین مراحل کے چشم دید گواہ ہیں اور خود جنگ افغانستان کو ایک مقدس جہاد سمجھ کر اس کی خدمت کرتے رہے ہیں ان کے مشاہدات اور تاثرات کو کوئی شخص معاندانہ یا جانبدارانہ قرار نہیں دے سکتا۔ ان کی کتاب افغان جہاد میں شامل اور شریک شخصیات کے محرکات عمل اور مقام کو سمجھنے میں مددگار ہو سکتی ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ اختر عبدالرحمٰن ایک بلند پایہ جرنیل تھے۔ مذکورہ کتاب ان کی اس رائے کی توثیق کرتی ہے۔ بعض حلقے جنرل ضیاء الحق کے بارے میں مصنف کے بعض اشارات سے اختلاف کر سکتے ہیں اور انہیں بدظنی پر محمول کر سکتے ہیں لیکن سپر پاورز کے بارے میں ان کا تجزیہ بالکل درست ہے جس سے اختلاف کی گنجائش نہیں۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۵ اگست ۱۹۹۱)

اعلان:۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں ایک آسامی مراقب (انسپکٹر مال) کی خالی ہے۔ خواہشمند امیدواران ۳۰ ستمبر تک اپنی درخواستیں مع تصدیق صدر محلہ / امیر جماعت دفتری اوقات میں معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو ایوان محمود ربوہ میں پہنچا دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ملکی خبریں

○ افغان انتظامیہ کے سربراہ نجیب اللہ نے امریکہ کو کہا ہے کہ وہ حکمت یار کو اقتدار میں آنے سے روکے اگر وہ برسر اقتدار آ گئے تو پاکستان ایران اور افغانستان ایک ہو کر امریکہ اسرائیل اور خلیج کے لئے چیلنج بن جائیں گے اور پاکستان کا ایٹم بم ایران اور افغانستان کو مل جائے گا۔

○ لیبیا کے سربراہ کرنل قذافی نے کہا ہے کہ کویت اور امریکہ کے درمیان دفاعی معاہدے سے عرب لیگ کے منشور کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور عرب دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاہدے سے اب ہر جگہ امریکہ کے خلاف احساسات ابھریں گے۔

○ اردن میں فلسطینیوں کے رہنماؤں نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فلسطینی راہنماؤں کا کہنا ہے کہ امن کانفرنس کے لئے جو یقین دہانی کروائی گئی ہے وہ ناکافی ہے۔

○ ارجنٹائن نے غیر جانبدار ملکوں کی تحریک سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے صدر ارجنٹائن نے کہا ہے کہ تحریک اپنے مقاصد سے ہٹ گئی ہے۔

○ چین میں حکومت مخالفین کی غیر ملکیوں سے بات چیت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ امیر کویت جابر الاحمد الصباح خلیج کی جنگ کے بعد پہلے غیر ملکی دورے پر شام پہنچے اور صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی۔

○ امریکہ مزید پیٹریاٹ میزائل سعودی عرب بھیجے گا۔ بش انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد سعودی عرب کو عراقی سکڈ میزائلوں سے بچانا ہے۔

○ افغان عبوری حکومت کے سربراہ پروفیسر مجددی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کی فوجی انٹیلی جنس ایجنسی افغان مجاہدوں کو افغان مسئلہ کے فوجی حل پر اکسا رہی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ جرمنی نے پاکستان کو اسلحہ کی فروخت پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے یہ فیصلہ امریکی دباؤ میں آ کر کیا گیا ہے کئی ممالک اس سے پہلے ہی پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی روک چکے ہیں۔ جرمنی نے نہ صرف اسلحہ بلکہ اسلحے کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاء بھی روک لی ہیں جس کے نتیجہ میں اب تک خریدا ہوا سامان بھی پاکستان تک نہیں پہنچ سکے گا۔ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو اسلحہ فراہم نہ کرنے کے بارے میں عالمی مہم چلائی جا رہی ہے تاکہ پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کو ترک کر دے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حزب اختلاف میں رہنا جان جوکھوں کا کام ہے اپوزیشن میں رہ کر انعام نہیں جیل ملتی ہے

○ وزیر اعظم نے خانہ بدوشوں کو پلاٹ تقسیم کر دیئے۔ خانہ بدوشوں کا کہنا ہے کہ ہماری تو نسلوں نے کھلے آسمان تلے زندگی گزاری ہے ہم تو سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ یہاں پر کوئی ایسی خوشگوار تبدیلی بھی آ سکتی ہے۔

○ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ کون سیکٹر میں پاکستان نے بھارت پر حملہ کیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم ممتاز حسین راٹھور نے بالآخر اپنی نشست کا حلف اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے لیڈر مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ اگر سپاہ پر پابندی لگائی گئی تو حکومت بھی نہیں رہے گی۔

○ حکومت نے سیکرٹریٹ کے ہڑتالی ملازموں کو شوکاز نوٹس جاری کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ || "جرمن ہومیو علاج" || جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتّا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۷۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیلی دکان

پاک گولڈ سمتھ

گولبازار ربوہ سے تبدیل ہو کر "طارق مارکیٹ" اقصیٰ روڈ پر آگئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب ||
فون نمبر دکان: ۵۵۰-۶۴۳
فون نمبر گھر: ۷۴۹-۵۴۹

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن ، ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشننگ کورسز (مدت ۶ ماہ) میں داخلہ جاری ہے۔

کلاسیں یکم اکتوبر ۹۱ء سے شروع ہونگی

تعلیم مڈل / میٹرک۔ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

حکومت پنجاب محکمہ فنی تعلیم سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲

فوری ضرورت

محلہ دارالصدر۔ دارالرحمت۔ دارالبرکات دارالنصر غربی اور دارالعلوم غربی میں پلاٹس اور مکانات کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب برائے فروخت رابطہ فرمائیں۔ آپکی خدمت میں پیش پیش

پراپرٹی سنٹر

پروپرائٹر: نعیم الرحمان || کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** رجسٹرڈ

فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

مردانہ اولاد سے محروم ، بے اولاد ، اٹھراء ، سوکھا ، گرمی ، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۱۹۰
فون ۴۸۴۴ ، ۶۴۹۷ ، ۴۳۱

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں:- ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیڈربکس ، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ
وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ ، چوک قلعہ کالروالہ ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ، کراچی:
محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ ، اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی نمبر ۱۱ سیکٹر ۲/۱۰-I نزد انڈسٹریل ایریا

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زدجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاقِ معدہ** خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکورین قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) **گولبازار ربوہ**

فون: ۵۳۴ ، ۶۳۴ — پوسٹ بکس ۶۰

نرینہ اولاد سے محروم حضرات ، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں | **نرینہ اولاد کیپسولز** بفضل تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں **ایچ۔ کے۔ این** گیس ، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ **گولڈن پلز** پٹھوں کی کمزوری اور اعصابی ریشہ کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ **محافظ صحت** مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۴ مکان ۲۰ مین سٹریٹ اوکاڑہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار فیصل آباد

قدیمی ، اوّلین ، مشہورہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: D-4-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹۰
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ